ان اللہ مع الصابرین

حق حق حق

حالاتِ طیّبات حضرت سیّدنا مخدوم علاء الدّین علی احمد صابر صاحب کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

موسومہ

حقیقتِ گلزارِ صابری

— مؤلفہ —

مخدوم زمن شاہ محمّد حسن صابری چشتی رامپوری قدس سرہ

E-BOOK Compiled By:- SABRIA & FAMILY
Dated :- 10th April 2005. 01 Rabi UL Awal 1426.
Location DOHA; QATAR

مکتبہ صابریہ غوثیہ روڈ بستی چراغ شاہ قصور پاکستان فون نمبر

نام کتاب	حقیقتِ گلزارِ صابری
مؤلف	شاہ محمد حسن صابری چشتی رامپوری
طباعت بار اول	۱۸۵۶ء / ۱۳۰۴ھ حسنی پریس رامپور
بار دوم	------------------
بار سوم	۱۳۲۰ھ "
بار چہارم	۱۹۳۸ء / ۱۳۵۷ھ "
بار پنجم	۱۹۷۰ء / ۱۳۹۱ھ مکتبہ صابریہ، قصور
بار ششم	۱۹۸۳ء / ۱۴۰۳ھ "
ناشر	محمد سلطان صابری چشتی، خوشیہ روڈ / بستی چراغ شاہ، قصور
مطبع	ندیم یونس پرنٹرز لاہور
تعداد	گیارہ صد
کتابت	شاہ محمد چشتی سیالوی و احباب، قصور

ہدیہ = 150/ روپے

سٹاکسٹ

(۱) صابری دارالکتب —— قذافی مارکیٹ اردو بازار، لاہور

(۲) ملک بک ڈپو —— چوک اردو بازار، لاہور

فون نمبر: ۷۳۲۰۳۱۰ - ۷۲۴۷۴۸۰ - ۷۲۳۱۳۸۸

(۳) صابری برادرز - امین میڈیسن مارکیٹ اردو بازار - لاہور

(۴) صابری بک سنٹر - بسطامی روڈ - سمن آباد - لاہور

خلافت حاصل کی اور گیارہویں محرم ۱۲۰۱ سنہ ہجری میں وفات پائی۔

ذکر احوال حضرت شاہ ابوالفتح صاحب نظامیہ

اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر شاہ ابوالفتح صاحب نظامیہ مقرر ہوئے یہ حضرت تیسری رجب ۱۱۱۱ سنہ ہجری کو متولد ہوئے اور ستائیسویں رمضان ۱۱۹۸ سنہ ہجری میں خلافت حاصل کی اور نویں محرم ۱۲۰۴ سنہ ہجری کو وفات پائی اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر شاہ عبدالکریم شاہ صاحب موصوف ہوئے کیفیات صابریہ قادریہ نظامیہ یک علوالعزم والمرتبہ میں مجتمع ہو گئیں گویا ہر دو محبوب و مخدوم واحد نے مرتبہ نزول احدیت سے ذات احدیت پر ظہور فرما کر عرب و عجم کے انتظام باطنی کا انصرام فرمایا اور ان حضرات کا عالی گوہر بادشاہ نہایت صاحب رہا۔ ۱۲۰۶ سنہ ہجری میں حضرت شاہ عبدالکریم شاہ صاحب صابریہ قادریہ و نظامیہ نے حجاب فرمایا۔

ذکر احوال حضرت میاں غلام شاہ صاحب معصوم

اور بجائے آپ کے حضرت میاں غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی صابریہ وقادریہ و نظامیہ مسند آرائے سلطنت عرب و عجم بصورت حقیقت معنوی ہوئے یہ حضرت چھٹی جمادی الثانی ۱۱۸۰ سنہ ہجری کو متولد ہوئے۔ اور بیسویں جمادی الاول ۱۱۹۶ سنہ ہجری کو خلافت حاصل کی اور ساتویں جمادی الآخر ۱۲۲۳ سنہ ہجری میں حضرت احدیت صرف میں انتقال فرمایا۔ ۱۲۱۸ سنہ ہجری میں بعہد عالی گوہر خلق اللہ پر ظلم ہونے لگا۔

قوم فرنگ کا دہلی پر محیط ہونا

سنہ ۱۲۱۹ ہجری میں سردار حنفیہ عجم نے بامر باطن عالی گوہر بادشاہ کو قوم فرنگ کے ماتحت کر کے انگریزوں کو دہلی پر محیط کر دیا سنہ ۱۲۲۱ ہجری میں عالی گوہر نے قضا کی۔

حضرت عثمان مغربی سردار حنفیہ عرب کا حال

اور اسی سنہ ۱۲۲۱ ہجری کا میں حضرت صادق احمد بن غلام قادر دمشقی سردار حنفیہ عرب نے انتقال فرمایا اور بجائے ان کے خلیفہ اکبر حضرت عثمان مغربی مجمع مجمد سردار حنفیہ عرب مقرر ہو گئے۔ یہ حضرت بارہویں ربیع الاول سنہ ۱۲۰۵ ہجری کو پیدا ہوئے اور ستائیسویں شعبان سنہ ۱۲۲۰ ہجری میں خلافت حاصل کی اور پانچویں شوال سنہ ۱۲۴۰ ہجری کو وفات پائی۔

احوال انتقال عالی گوہر و تقرر اکبر شاہ ثانی

اور اسی سال سنہ ۱۲۲۱ ہجری میں عالی گوہر بادشاہ کے انتقال کے بعد حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب سردار حنفیہ عجم نے ابوالنصر معین الدین محمد اکبر ثانی بن شاہ عالم عالی گوہر بادشاہ کو بنام تخت دہلی پر متمکن کیا اور معرفت ابدال کے حضرت میاں غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی صابریہ قادریہ و نظامیہ کو اطلاع دی ان حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا ارقام فرما کر اسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ مذکور کے پاس بھیج دیا ان حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت پھر

حضرت میاں غلام شاہ صاحب صابریہ کے پاس ارسال کیا ان حضرت نے بادشاہ
مذکور کی منظوری کا حکم حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے منگا لیا تھا لیکن
اس کو جاری نہیں کیا اس واسطے کہ حضرت میاں غلام شاہ صاحب کو باطن سے
علم ہو گیا تھا کہ بادشاہت اس خاندان سے نکل کر قوم فرنگ کو عطا ہو چکی ہے صرف
نام اور عزت چندے باقی رہی ہے کیوں کہ اس خاندان میں فسق و فجور بکثرت ہوتا
ہے جو موجب تباہی اس قوم کا ہے سات مہینے پندرہ دن کے عرصہ میں
جب فسق و فجور کی زیادہ کثرت ہوئی تو ۱۲۲۲ھ ہجری میں یہ دیکھ کر حضرت نعمت اللہ
صاحب سردار خضریہ نے بحکم باطن اس بادشاہ کو سعید سے معزول و حکومت سے
معذور کر کے بوساطت قطب لندن شاہ جارج سوم والی انگلستان کی فوج دہلی پر
بخوبی مسلط کر دی اور بادشاہ مذکور کو قطعی قوم نصاریٰ کا ماتحت کر دیا ابوالنصر معین الدین
محمد اکبر شاہ ثانی بہت ذلیل و خوار رہا آخر کو حضرت سلطان المشائخ سید نظام الدین
صاحب محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہو کر تا شب رہا حضرت
ممدوح نے عالم امثال میں بشارت دی کہ اکبر تو بادشاہ دو جہان حضرت مخدوم علاء الدین
علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء قطب عالم اغیاث ہند کے
آستانہ کرامت نشانہ پر جا اور سخت توبہ کر امید ہے کہ خطا تیری عفو ہو گی لیکن حکومت
نصیب نہ ہو گی اس واسطے کہ حکمرانی تمام ہندوستان کی بادشاہ فرنگ کو دیدی گئی
ہے اب بادشاہت دہلی ماتحت شاہ فرنگ رہے گی اکبر شاہ بموجب ہدایت
حضرت محبوب الٰہی صاحب کے بارگاہ عرش پناہ حضرت مخدوم دو جہان کے حاضر
ہوا حضرت ممدوح نے عالم رویا میں ارشاد فرمایا کہ اکبر تیری معذرت ہم نے قبول
کی تو ایک عرضی میاں غلام شاہ صاحب صابریہ مصطفےٰ آبادی کی خدمت میں معرفت
سید عبدالقادر شاہ جہانپوری کے جو تیری توشہ خانہ کا داروغہ ہے بھیج دے
وہ تیری بادشاہت برائے نام کر دیں گے حکومت تمام ہندوستان برزمانہ حضرت
امام مہدی علیہ السلام تک شاہان اسلام کی نہ ہو گی اکبر شاہ یہ سن کر پیران کلیر شریف

سے دہلی آیا اور معرفت سید عبدالقادر صاحب کے حضرت میاں غلام شاہ صاحب صابریہ کے حضور میں عرضداشت بھیجی ان حضرت نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عرضی پر مناسب بادشاہت کی منظوری کا حکم قبول کراکر معرفت ایک جن ہکوائی کے سردار حنفیہ مذکور کے پاس روانہ کر دیا حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب سردار حنفیہ نے بعد ورود حکم سرور دی سنہ ۱۲۲۳ ہجری میں ابوالمظفر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی کا ماتحت قوم فرنگ جلوس کرا کر حضرت میاں غلام شاہ صاحب صابریہ قادریہ نظامیہ کو بوساطت ابدال اطلاع کر دی ان حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا ترقیم فرما کر اسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ مذکور کے پاس بھیج دیا اور وصیت نامہ مرقومہ بالا میں یہ اور لکھ دیا کہ قطب دہلی بوقت نصف شب بادشاہ مذکور کے پاس جا کے اور ہدایت کر دے کہ وصیت نامہ کی بخوبی پابندی کی جائے ورنہ اس قدر نام بادشاہت جو باقی ہے یہ حضرت بادشاہ دو جہاں مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الدواح سلطان الاولیاء کا عطا کیا ہوا ہے یہ بھی جاتا رہے گا اور اولاد بھی اس سے محروم رہے گی غرض یہ وصیت نامہ سردار حنفیہ مذکور نے قطب دہلی کے پاس روانہ فرمایا قطب دہلی نے بموجب حکم مصدورہ بالا بادشاہ کو اس ہدایت سے مطلع کیا لیکن افسوس ہے کہ اکبر شاہ مذکور نے وصیت نامہ کی پوری پوری تعمیل نہ کی سنہ ۱۲۳۴ ہجری مطابق سنہ ۱۸۲۰ میں شاہ جارج سوم والی انگلستان نے ساٹھ برس حکومت کر کے قضا کی۔

احوال تخت نشینی شاہ جارج والی انگلستان

حضرت عثمان مغربی بن محمود احمد سردار حنفیہ عرب نے فوراً اس کی جگہ شاہ جارج چہارم بن جارج سوم کو تخت انگلستان پر بٹھا کر سنہ ۱۲۳۴ ہجری میں اس کا جلوس کرا دیا اور معرفت ابدال کے حضرت میاں غلام شاہ صاحب معصوم

قطب زمانی کو اطلاع کر دی۔ ان حضرت نے وصیت نامہ موافق انتظام باطنی مشتمل بر ہدایت رعایا پروری تحریر فرما کر اسی ابدال کے ہاتھ سردار خفیہ عرب کے پاس بھیج دیا ان حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ ابدال کے حضرت عبدالرشید صاحب سردار اکبر خفیہ عرب و عجم کے پاس ارسال کی ان حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا باطن سے کرا کر قطب لندن کے پاس بھیج دیا اس نے بوقت شب تخلیہ میں جا کر وصیت نامہ سنا دیا اور وہ پابند وصیت نامہ ہو کر حکمرانی کرنے لگا۔ ۱۲۳۵ھ میں شاہ نعمت اللہ صاحب سردار خفیہ عجم نے رحلت فرمائی۔

احوال ایام حکومت باطنی حضرت محمد عبداللہ قدوسی سردار خفیہ

اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شاہ محمد عبداللہ صاحب قدوسی گنگوہی سردار خفیہ عجم مقرر ہوئے یہ حضرت اکیسویں شوال ۱۱۶۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور تیرھویں شعبان ۱۱۸۰ھ ہجری کو خلافت حاصل کی اور اٹھارویں رمضان ۱۲۵۲ھ میں وفات پائی اور ۱۲۴۳ھ ہجری میں حضرت میاں غلام شاہ صاحب معصوم قطب زمانی صابریہ قادریہ نظامیہ نے حضرت احدیت صرفہ میں وصل اتم فرمایا۔

احوال ایام خلافت حضرت شاہ محمد امیر صاحب صابریہ قادریہ نظامیہ

اور بجائے آپ کے خلیفہ اکبر حضرت شاہ محمد امیر صاحب قطب الارشاد

صاحب حق صابریہ ونظامیہ قادریہ نے سلطنت حقیقت معنوی پر نزول اجلال فرمایا یہ حضرت چوتھی رجب سنہ ۱۲۰۲ ہجری کو اس عالم ظہور میں جلوہ گر ہوئے اور دوسری شعبان سنہ ۱۲۲۱ھ کو شرف خلافت حاصل کیا اور تیئیسویں صفر سنہ ۱۲۹۰ھ کو حضرت احدیت صرفہ میں وصال فرمایا۔ سنہ ۱۲۴۴ھ میں شاہ جارج چہارم نے دس برس حکومت کر کے قضا کی یہ بادشاہ اوّل تو پابند وصیت نامہ کا رہا بعد کو انحراف کیا عیاشی میں بکثرت مصروف ہوا۔

ذکر تخت نشینی شاہ ولیم چہارم

یہ دیکھ کر فوراً سردار حنفیہ عرب نے اس کو قدیم سے معزول یعنی ہلاک کر کے اس کی جگہ شاہ ولیم چہارم کو تخت انگلستان پر بٹھا کر سنہ ۱۲۴۴ ہجری میں اس کا جلوس کرا دیا اور معرفت ابدال کے حضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحب قطب الارشاد صابریہ قادریہ نظامیہ کو اطلاع دی ان حضرت نے بقاعدہ وصیت نامہ متضمن ہدایت و عدالت و رعایا پروری ارقام فرما کر اسی ابدال کے ہاتھ حضرت عبدالرشید صاحب سردار حنفیہ عرب و عجم کے پاس روانہ کیا ان حضرت نے حکم منظوری بادشاہ مذکور کا باطن سے حاصل کر کے قطب لندن کے پاس بھیج دیا اور شب کے وقت لندن کے قطب نے اپنی قوت روحانی جاذبہ سے وہ وصیت نامہ بادشاہ کو سنا کر اس کا پابند کرا دیا بادشاہ نے وصیت نامہ کا اقرار کیا اور سات برس عمدہ طور سے سلطنت کر کے مر گیا۔

ذکر تخت نشینی ملکہ کوئن وکٹوریہ

بجائے اس کے ملکہ کوئن وکٹوریہ کو سردار حنفیہ عرب نے تخت انگلستان پر متمکن کیا اور سنہ ۱۲۵۲ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۷ء میں جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت

شاہ محمد امیر شاہ صاحب قطب الارشاد صابریہ قادریہ نظامیہ کو اطلاع کی ان حضرت نے وصیت نامہ اس مضمون سے کہ خلق اللہ پر ظلم نہ ہو ارقام فرما کر اسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ عرب کے پاس روانہ کیا ان حضرت نے منظوری بادشاہت مع وصیت نامہ بذریعہ ابدال کے حضرت عبدالرشید صاحب سردار اکبر حنفیہ عرب و عجم کے پاس ارسال فرمایا ان حضرت نے حکم منظوری ملکہ کوئن وکٹوریہ کا باطن سے نافذ کرا کر قطب لندن کے پاس بھیج دیا وہ حکم باطنی کے موافق ملکہ موصوفہ کو سلطنت کرانے لگا اور اپنی قوت روحانی جاذبہ سے ملکہ مذکورہ کو وصیت نامہ سنا دیا اور بتصرف الطاف و حالت کا وعدہ کرایا سنہ ۱۲۵۳ھ میں ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ نے بتیس برس ماتحت بادشاہ انگلستان کی بادشاہت کر کے قضا کی اور اس وجہ سے کہ مرنے سے چار برس قبل حضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحب قطب الارشاد ممدوح کی غلامی میں داخل ہو گیا تھا۔ باایمان دنیا سے گیا اور خاتمہ بخیر ہوا۔

ذکر احوال تخت نشینی ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ

حضرت شاہ محمد عبداللہ صاحب سردار حنفیہ عجم نے بادشاہ مرحوم کی جگہ ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بن اکبر شاہ کو مقرر کیا سنہ ۱۲۵۳ھ میں بمقام دہلی جلوس کرا کر معرفت ابدال کے حضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحب صابریہ قادریہ و نظامیہ کو اطلاع کی ان حضرت نے وصیت نامہ محررہ بالا ارقام فرما کر اسی ابدال کے ہاتھ سردار حنفیہ موصوف کے پاس بھیج دیا ان حضرت نے وصیت نامہ مذکورہ بادشاہ مذکور کو سنا کر پابند وصیت نامہ کا کر دیا بعدہٗ بادشاہ مذکور کے اقرار و پابندی وصیت نامہ کے احوال سے معرفت ابدال کے حضرت عبدالرشید

صاحب سردار اکبر حنفیہ عرب وعجم کو اطلاع دی آنحضرت نے حکم ماتحتی فرنگ منظوری بادشاہ مذکور کا حضرت سرور عالم صلعم سے صادر کرا کر ابدال درجہ اول کے توسط سے حضرت علو العزم والمرتبہ صابری و قادری کے بھیج دیا ان حضرت نے قطب دہلی کے پاس مرسل کیا وہ امر سرودی کا پابند ہو گیا سنہ ۱۲۵۰ ہجری میں حضرت شاہ محمد عبداللہ صاحب قدوسی گنگوہی سردار حنفیہ نے رحلت پائی۔

ذکر تخت نشینی حضرت عرب حسن صاحب سردار حنفیہ

اور بجائے آپ کے حضرت عرب حسن صاحب سردار حنفیہ مقرر ہو گئے یہ حضرت عشرہ رجب سنہ ۱۲۲۰ھ میں پیدا ہوئے اور گیارھویں ذوالحجہ سنہ ۱۲۴۷ھ میں خلافت حاصل کی ان حضرت کی وفات ابھی نہیں ہوئی اس واسطے مرفوع القلم نہ آئی بادشاہ مذکور نے ستائیس سال چند ماہ سلطنت کی اور بادشاہ کے نام سے اس عالم میں موسوم رہا لیکن پندرہ برس تک یہ بادشاہ مع متعلقین کے وصیت نامہ کا پابند رہا بعد اس کے بارہ برس تک مع متعلقین کے اطاعت وصیت نامہ سے انحراف کیا اور چونکہ امر سرودی صادر ہو چکا تھا کہ یہ سلطنت ماتحت قوم فرنگ کے باقی رہے گی اس لیے بادشاہ مذکور کو سردار حنفیہ موصوف نے قدیم سے معزول یعنی ہلاک نہیں کیا صرف کثرت فسق و فجور دیکھ کر جدید سے معزول کر دیا اور بموجب فرمان حضرت علو العزم والمرتبہ صابریہ قادریہ و نظامیہ کے حضرت عبدالرشید صاحب سردار اکبر حنفیہ عرب وعجم کو ہر سال اس کی کیفیت سے اطلاع دیتے رہے وہاں سے ہر سال یہی حکم صادر ہوتا تھا کہ ظاہر سے ہدایت کر دیا کرو اور ہر قطب دہلی ہر روز بادشاہ کے احوال کو معرفت ابدال درجہ اول کے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کے حضور میں عرض کرتا رہتا وہاں سے ہر روز یہ حکم ہوتا کہ یہ بادشاہ داخل طریق ہے
اور مجھ کو اپنے اولیاء کی خاطر منظور ہے شاید یہ اپنی حرکات ناشائستہ
سے کل باز آجاوے حتیٰ کہ بارہ برس تک مہلت دی کہ اس عرصہ میں راہ راست
اختیار کرے اگر اس مہلت میں بھی یہ بادشاہ اپنی حرکات بد سے باز نہ آوے تو اس
معصیت زدہ کو مع متعلقین کے حضرت سلطان نظام الدین محبوب الٰہی کے سپرد کردیا
جاوے اس کو اختیار ہے کہ جو چاہے کرے آخر الامر جب بادشاہ مذکور نے بعد انقضائے
مدت بارہ سال کے راہِ راست پر قدم نہ رکھا تو سنہ ۱۲۶۹ھ میں حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلطان سید نظام الدین محبوب الٰہی کے اس کو سپرد کردیا
ان حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان
الاولیا قطب عالم اغیاث ہندیہ اور رفیق طریق حقیقی اپنے کے تفویض کیا ان حضرت
نے اپنے خاندان کے علو العزم والمرتبہ مرفوع الاجازت حضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحب
قطب الارشاد کو مطلع فرمایا۔ ان حضرت نے معرفت ابدال درجہ دوم کے حکم نامہ باطنی
پاس سردار خفیہ حضرت عرب حسن صاحب کے جاری کردیا اور میعاد بھی مقرر فرمادی
کہ اس عرصہ میں تخمیناً دو لاکھ چند ہزار چند صد و چند نفر سختی کے ساتھ بلکہ سختگی قدم یعنی قدیم
سے معزول یعنی ہلاک کیے جائیں اور بادشاہت ماتحت فرنگ بھی موقوف کرکے
قوم فرنگ مستقل حکمراں کردی جاوے کہ زمانہ امام مہدی علیہ السلام کا قریب ہے
کفر ترقی پکڑے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن خلق اللہ ظلم سے محفوظ رہے اور فسق و فجور
کی سزا دے کامل حضرات اقطاب و اغیاث حدود عرب و عجم دیا کریں گے اور ہر
زمانہ کے علو العزم والمرتبہ صابریہ شہنشاہ ولایت سے اس کا عہدہ مقرر ہو
جاوے گا کہ فلاں قطب عالم اغیاث ہند کے ماتحت حضرات اقطاب و اغیاث
و نقبا و نجبا و رقبا و ریوان و اولاد عشقوش و جماعت رجال الغیب و اولاد قرندی جو نشش
ہیں اور فلاں نام کے فلاں فلاں مقام میں مقرر رہے اور ان نو جماعتوں کا حال سلسلہ
حنفیہ کے بیان میں اوّل تحریر ہوچکا ہے۔ الغرض سنہ ۱۲۷۲ ہجری مطابق سنہ ۱۸۵۵ء

تک بہادر شاہ بادشاہ کا بموجب حکم سروری استفسار کیا گیا کہ بیداہِ راست اختیار کرے لیکن وہ
مع اپنے متعلقین کے معصیت سے باز نہ آیا اور وصیت نامہ سے منحرف رہا۔ تب
سنہ ۱۲۷۳ھ میں حضرت علو العزم والمرتبہ صابریہ و قادریہ و نظامیہ موصوف پر ولایت عیسوی
سے ولایت ابراہیمی کا ظہور ہوا بعد چند ماہ کے ولایت ابراہیمی کا نزول ہو کر بکیفیت تمام
وکمال ولایت موسوی کا عروج شروع ہوا۔ عروج ولایت موسوی پر ولایت محمدی
جوش میں آئی ولایت جوش محمدی میں ولایت آدمی نے عروج و نزول پکڑا اس وقت
حضرت علو العزم والمرتبہ ممدوح کے قلب صنوبری سے سولھویں مرتبہ کا ارتقا ہوا اور
اوّل درجہ کے الہام کے ساتھ امر ربی نے ظہور کیا کہ حسب صدور القاء و الہام پیشین
گوئی مخدومی مرقومۂ بالا کو جاری کرو حضرت علو العزم والمرتبہ موصوف نے بذریعہ معرفت
ابدال درجہ دوم کے حضرت سردار حنفیہ مذکورہ کو امر اجرایت کیا انہوں نے اسی وقت
ہر اقطاب و اغیاث متعینہ ملک و دیار و افواج انگریزی کو احکام الٰہی سے مطلع
کیا اقطاب و اغیاث وغیرہ نے فی الفور انگریزی فوج کے قلبوں میں فساد ڈال دیا
جس کے باعث کشت و خون ہونے لگا جب کشت و خون بموجب احکام
اغیاث ہند قطب عالم کی حد کو پہنچ گیا تو عرصہ ایک سال پانچ ماہ میں ولایت محمدیہ
کا سبھی جوش فرو ہو گیا حضرات اقطاب و اغیاث وغیرہ نے اپنی قوت روحانی
جاذبہ اس کا ظل ڈالا اور بہت ظلم و فسق و فجور مسلمانوں کے دجو نام کے مسلمان تھے اور
اسلام کے پردہ میں گوناگوں ظلم کرتے تھے اور مبتلائے فسق و فجور رہتے تھے) بامر حضرت
شہنشاہ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم مفسدوں کو سزا دی گئی حضرت سردار حنفیہ نے
بعض کو قدیم سے معزول یعنی ہلاک کرا دیا اور بعض کو مع ابوظفر بہادر شاہ
والی دہلی کے جدید سے معزول یعنی قید فرنگ میں مقید کیا اور بحکم حضرت محمد عبدالرشید
صاحب سردار اکبر حنفیہ عرب و عجم کے قوم فرنگ کو مستقل حکمرانی ہندوستان کی کرا
دی گئی اور سنہ ۱۲۷۴ھ سے بوساطت حضرت علو العزم والمرتبہ صابریہ و قادریہ نظامیہ
نے بامر باطن مستقل بادشاہت ہندوستان کی ملکہ کوئین وکٹوریہ کو دی گئی اور حضرت

سردار حنفیہ عجم نے حضرات اقطاب اغیاث وغیرہ کو بفرمان سرمدی احکام پہنچا دیئے کہ گو فسق و فجور کی کثرت ہو جس کی سزا وہ آپ پائیں گے لیکن خلق اللہ پر ظلم نہ ہونے دیں اور جو اس کے خلاف کرے فی الفور اس کی سرکوبی کی جائے اور بلا اطلاع حضرت علو العزم والمرتبہ موصوف حضرت سردار اکبر حنفیہ ممدوح کے اس کو قدیم یا جدید سے معزول کر دیا اور بعد کو اطلاع کیا کرو۔ الحاصل جب ظفر شاہ کو ستائیس برس پورے ہو گئے اور یہ راہ راست پر نہ آئے تب حضرت سردار حنفیہ مذکور نے سنہ ۱۲۷۹ھ میں ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ کو قید فرنگ میں قدیم سے معزول یعنی ہلاک کر کے شاہان مغلیہ حکمرانان ہندوستان کا خاتمہ کیا مرد شاہ ہند در قید فرنگ کسی نے خوب لکھا ہے اور شہزادہ جوان بخت ولی عہد بہادر شاہ اور زینت محل میں حضرت عثمان مغربی بن محمود احمد سردار حنفیہ عرب نے انتقال کیا۔

ذکر احوال حضرت شہاب الدین اسودی بن سہیل طبری سردار حنفیہ

اور بجائے ان کے خلیفہ اکبر حضرت شہاب الدین اسودی بن سہیل طبری سردار حنفیہ عرب مقرر ہوئے یہ حضرت پانچویں صفر سنہ ۱۲۲۹ ہجری کو پیدا ہوئے اور تیرھویں محرم سنہ ۱۲۴۶ ہجری میں خلافت حاصل کی اور پانچویں رجب سنہ ۱۳۰۱ھ میں وفات پائی اور اس کیفیت حنفیہ عرب سے بھی فقیر ممتاز ہوا سلاسل کیفیت حنفیہ عرب و عجم کا جس میں اہل خدمات باطنی ہوتے ہیں عجیب مذاق ہے جو اس کیفیت کا صاحب مذاق ہوتا ہے وہی اس حکومت کا ذائقہ جانتا ہے زیادہ تشریح کی ممانعت ہے مگر جو طالب صادق اور فی الاصل مرشد ہوتا ہے اس پر اس کا انکشاف ہو جاتا ہے اور اس کا کشف بعض کو بہ سبب عطا کیا جاتا ہے سنہ ۱۲۹۰ھ میں حضرت

مرشد ہادی مطلق پیر دستگیر حضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحب قطب الارشاد صاحب
حق صابریہ وقادریہ ونظامیہ نے حضرت احدیت صرف میں وصال فرمایا اور جن کیفیات
علوالعزمی سے بجمیع نعمائے باطنی مسند آرائے حقیقت صابریہ وقادریہ ونظامیہ وغیرہ
آپ نے شرف بخشا پایا تھا بجنسہٖ اپنی نعلینوں کو اس فقیر بے توقیر کفش بردار شاہ
محمد حسن صابری چشتی قادری قدوسی نظامی حنفی مؤلف کتاب ہذا پر سایہ فگن فرمایا
اور جو دوسری طرح سے در باب شاہان ہفت اقلیم کلاں و خورد در راجستان و ہند
و امرایان عرب و عجم وغیرہ کے احکامات جاری ہوتے ہیں وہ کچھ بحکم ارواحی اور کچھ
بامر القاء و الہام اور کچھ بوساطت تیرہ جنات مذکورہ کے عمل میں آتے ہیں اور فقیر نے احکام
بالا کا اجرا چار صورتوں سے ہوتا ہے جن میں ایک اکبر ایک اصغر ایک ثابت ایک مہیب
ہے یہ جملہ معترضہ اجمالی قلم بند کیا گیا تفصیل کی ممانعت ہے اور علاوہ کیفیت بالا کے
اس امیر دو جہاں نے اپنی ہستی ذاتی جذبہ سادرج سے اس کفش بردار کی خودی کو کھو دیا
مولا غلام میں اور غلام مولا میں پوشیدہ ہو گیا ذرہ کو آفتاب بنا دیا وہم ہستی دوئی جاتا
رہا قول مؤلف ۔ ؎

نہ لو دھوکہ سے نام تم اس کا حسن
اس میں تجلی ذات ہے چھپی
میرا جسم و جان ہے امیر کا تن

بلا شبہ یہ جسم حسن نہ رہا۔ فقیر مؤلف کتاب ہذا اختتام بیان پر بعد آداب
گزارش پرداز ہے کہ از سنہ ۱۲۷۴ھ مطابق ۱۸۵۷ء ایام غدر سے احکام و انتظام
باطنی اور قاعدہ پر جاری ہوئے ہیں کیوں کہ وہ ولایت عیسوی کا دور ہے اب
وہ قاعدہ نہ رہا جو شاہان دہلی کے حال میں لکھا گیا ہے لہٰذا بنظر خیر خواہی خلائق
تحریر کیا جاتا ہے کہ ہر صاحب حکومت پر خواہ کوئی مذہب رکھتا ہو فرض ہے کہ
خواجگان چشت کا محب رہے اور رضائے صابریہ عالیہ کے خلیفہ اکبر کی دل سے
اطاعت کرنے کہ اس میں موجب خوشنودی حضرت بادشاہ دو جہان مخدوم

علاؤالدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء قطب عالم غیاث
ہند متصور ہے اور ہندوستان میں آپ کی خوشنودی اور ناراضگی کا نتیجہ بہت جلد
مرتب ہوتا ہے چنانچہ اس بیان کے بعد چند خوارق جو مزار مقدس سے ہمیشہ صادر
ہوتے رہتے ہیں تحریر کیے جائیں گے ان سے واضح ہوگا کہ شان رحم اور قہر دونوں مزار
معلّے سے جاری ہیں جو محب اور دو اخلاص خاندان صابریہ ہیں وہ فلاح دارین پاتے
ہیں اور جو ذرا بھی آپ یا آپ کے طریقہ والوں سے مخالفت رکھتا ہے فوراً اس کا
سر توڑ دیا جاتا ہے پس لازم ہے کہ ہر ایک شخص غرض فقیر یہ جو حسبنا للہ ہے
خیال رکھے اور آپ سے محبت وارادت دلی پیدا کرے۔

خمسہ مؤلف

یہی پڑھتا ہے ہر مرد بہشتی یہی کہتا ہے ہر فرد کنشتی بدل خوبی سے ہو سب میری زشتی
بگرداب بلا افتادہ کشتی مدد کن یا علاؤالدین چشتی

تمہارا نام ہے وہ اسم اعظم کہ مٹ جاتا ہے جس سے درد اور غم وظیفہ ہے میرا یہ مصرعہ ہردم
بگرداب بلا افتادہ کشتی مدد کن یا علاؤالدین چشتی

بھلا میں کیا کہوں تم سے کہ کیا ہے جناب عشق کا یہ ولولہ ہے جواب دل سے یہی آتی صدا ہے
بگرداب بلا افتادہ کشتی مدد کن یا علاؤالدین چشتی

کسی دم تفرقہ مجھ سے ہے داماں کبھی جمعیت خاطر فراواں غرض اس حال میں ہوں سخت حیراں
بگرداب بلا افتادہ کشتی مدد کن یا علاؤالدین چشتی

تحیر بخش ہے ملک طلسمات کبھی کچھ ہے کبھی کچھ اور حالات اسی باعث یہ پڑھتا ہے مناجات
بگرداب بلا افتادہ کشتی مدد کن یا علاؤالدین چشتی

طریقت بحر بے پایاں ہے یا شاہ حقیقت سخت تر میدان ہے یا شاہ حسن اس واسطے حیراں ہے یا شاہ
بگرداب بلا افتادہ کشتی مدد کن یا علاؤالدین چشتی

حسن دل سے تمہارا خاکپا ہے حسن تم پر ازل سے مبتلا ہے حسن کا وردیہ صبح و مسا ہے
بگرداب بلا افتادہ کشتی مدد کن یا علاؤ الدین چشتی

احوال صدور خوارق عجیبہ مزار مقدس حضرت مخدوم صاحب کے بنظر خاتمہ کتاب حقیقت گلزار صابری

مکاتیب مفصلہ بالا حضرت متاخرین میں سات ہزار تین سو بچہتر خوارق عجیبہ اور کرامات غریبہ جو بعد دفینہ حضرت بادشاہ دو جہاں مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر صاحب کلیری ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء کے مزار مقدس پر صادر ہو کر گوش زد خاص اور عام کے ہوئے تحریر ہیں بسبب طول مضمون کتاب کے تحریر اُن سب خوارق سے باز رہ کر بنظر خاتمہ کتاب معہ خوارق زمانہ حال کے تحریر کیے جاتے ہیں اگرچہ روز دفینہ مبارک سے تا قیام عالم ہر روز ہر لحظہ ہر ساعت ہر دم صدور کرامات و ظہور خوارقات کا مزار مقدس پر ہوتا رہتا ہے اور ہوتا رہے گا۔ امواج دریائے رحمت الٰہی لا متناہی کو کون شمار کر سکتا ہے۔

اوّل خرق مولوی محمد نور اللہ صاحب ساکن بچھراؤں کہ ایک مدت تک مشرف اندوز آستانہ بوسی حضرت بادشاہ دو جہاں مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر صاحب ختم اللہ الارواح سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رہے بچشم دید خود فقیر شاہ محمد حسن صابری مؤلف کتاب ہذا سے بیان فرماتے تھے کہ لشکر راجہ رنجیت سنگھ والی لاہور کا قرب وجوار کلیر شریف میں پہنچ کر بعبارت چشم سے محروم